مسلمانوں کے ازلی دشمن مکمل تیاری اور اتحاد کی ساتھ ان پر اندھی یلغار کر رہے ہیں۔

اس وقت دنیا کے بڑے بڑے ممالک اپنے منصوبوں کو ان مفکرین اور تھنک ٹینکس کی آراء کی روشنی میں ترتیب دیتی ہیں۔ جو فکری محاذ کے ماہر اور دور رس افکار کے حامل ہوتے ہیں۔ اور کوئی بھی حکومت ان کی سفارشات کو نظر انداز نہیں کرتی۔

اس وقت پاکستان سمیت عالمِ اسلام کے پاس بھی ایسے افراد کی کمی نہیں ہے۔ وہ منصوبے اور سازشیں جو کفریہ طاقتوں کے تھنک ٹینکس سوچتے ہیں، ان کا توڑ پیش کر سکتے ہیں؛ بلکہ اس سے بڑھ کر آئیڈیاز بھی دے سکتے ہیں۔ بس مسلمان مفکروں اور اعلیٰ دماغوں کو وہ ماحول میسر نہیں جو ان کو حاصل ہونا چاہیے...... ورنہ سیر کا جواب سوا سیر میں مل سکتا ہے۔ اینٹ کا جواب پتھر سے دیا جا سکتا ہے۔ دشمن کے ناپاک منصوبوں کو پنپنے سے پہلے ہی ختم کیا جا سکتا ہے۔

میں کوچہ صحافت میں ہرگز ہرگز قدم نہ رکھتا اگر میں میڈیا کی طاقت سے واقف نہ ہوتا۔ میں ادھر کبھی نہ پھٹکتا اگر میں تاریخی جنگوں میں میڈیا کے کردار سے نابلد ہوتا...... میں بہت ہی سوچ و بچار کے بعد اس طرف آیا ہوں...... جہاں ایک طرف اچھائیاں ہیں، تو دوسری طرف برائیاں...... ایک طرف شر ہے تو دوسری طرف خیر...... ایک طرف جہالت ہے تو دوسری طرف علم کی روشنی...... ایک طرف حقائق ہیں تو دوسری طرف خودساختہ تصورات...... ایک طرف انصاف ہے تو دوسری طرف بے ایمانی...... ایک طرف کفر ہے تو دوسری طرف اسلام...... ایک طرف کافر ہیں دوسری طرف مسلمان...... ایک طرف سچ لکھنے والے ہیں تو دوسری طرف پروپیگنڈا کرنے والے...... ایک طرف قلم کی لاج رکھنے والے ہیں تو دوسری طرف قلم فروش...... ایک طرف اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا کام کرنے والے ہیں تو دوسری طرف تخریب کار...... ایک طرف نئے صحافیوں کی حوصلہ افزائی کرنے والے ہیں تو دوسری طرف حوصلہ شکنی کرنے والے۔ ذہین، باصلاحیت اور تعلیم یافتہ نوجوانوں کو یہ میدان پکار رہا ہے۔ کوئی ہے جو اس پکار پر لبیک کہے؟ [بشکریہ ماہنامہ ''صدائے فاروقیہ'' جولائی 2012ء]

ابن الشاطر

ابوالحسن علاء الدین علی بن ابراہیم الانصاریؒ دمشق میں ۷۰۴ھ میں پیدا ہوئے اور ۷۷۷ھ میں وفات پائی۔ وہ بڑا ماہر فلکیات تھا۔ اس نے سب سے پہلے ثابت کر دیا کہ سورج بھی گردش میں ہے۔ اور زمین اور دیگر سیارے سورج کے گرد مشرق سے مغرب کی جانب گردش کرتے ہیں۔ اور چاند زمین کے گرد گردش کرتا ہے۔ آپ نے فلکیات میں بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ (''100 عظیم مسلم سائنسدان'' میں نہیں ہے۔)

غور طلب نکتہ

مذہب اور سائنس

ابو محمد عبدالوہاب خان

"مذہب" جو عقائد پیش کرتا ہے وہ "سائنس" کی رسائی سے ماوراء ہے:

- اللہ کا وجود اور اس کی صفات۔
- موت کے بعد ایک لازوال زندگی کا حصول۔
- بھلائی پر ثواب اور برائی پر عقاب۔

سائنس کے ماہر اساتذہ نے یہ کہا ہے کہ ہمیں ان چیزوں کا علم نہیں؛ کیونکہ یہ تجربہ ومشاہدہ کے دائرہ (Range) سے باہر ہیں۔ انہوں نے زیادہ سے زیادہ یہ کہا ہے کہ ہم تجربات ومشاہدات سے ثابت نہ ہونے کی وجہ سے ان باتوں پر یقین نہیں کرتے۔

کوتاہ نظر تعلیم یافتہ "عدمِ علم" کو "علمِ عدم" تصور کر لیتے ہیں ۔ جب سائنسدان کہتے ہیں کہ ہمیں ان چیزوں کا علم نہیں، تو کوتاہ بین اس سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ ہمیں ان چیزوں کے نہ ہونے کا علم ہے۔ حالانکہ دونوں باتوں میں نمایاں فرق ہے۔

فرانس کے ایک طبی رسالے میں ایک مضمون چھپا تھا کہ "ادراک اور فکر اس **فاسفورس** سے پیدا ہوتا ہے جو دماغ میں ہے۔ اور فضائل انسانی مثلاً شجاعت، اخلاص، شرافت وغیرہ اعضائے انسانی کے **کہربائی تموّجات** ہیں۔

اس پر ایک مشہور فرانسیسی ماہر طبیعیات **فلامربان** نے اپنے مضمون میں اس طرح خطاب کیا: "یہ تم سے کس نے کہا؟ لوگ گمان کریں گے کہ تمہارے اساتذہ نے یہ پڑھایا ہوگا؛ لیکن یہ گمان صحیح نہیں۔ میں نہیں جانتا کہ یہ بیہودہ **دعویٰ** زیادہ قابل تعجب ہے یا مدعیانِ علم کی **جرأت**؟"

نیوٹن (Newton السر اسحاق انگریز ماہر فلسفہ، ریاضی فزکس فلکیات ۱۶۴۲-۱۷۲۷ء) جب کوئی مسئلہ بیان کرتا تو کہتا تھا: "بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے۔" **کپلر** (Kepler المانی ۱۵۷۱-۱۶۳۰ء ماہر فلکیات) کی تعبیر یہ تھی: **"تم ان چیزوں کو فرض کر لو۔"**

جبکہ تم لوگ کہتے ہو: **"ہم ثابت کرتے ہیں۔"** ، **"ہم باطل کرتے ہیں۔"** ، **"یہ موجود ہے، وہ معدوم ہے۔"** **"علم نے فیصلہ کر دیا ہے۔"** ، **"علم سے یہ ثابت ہو چکا ہے۔"** حالانکہ تمہارے ان دعووں میں علمی دلائل کی جھلک بھی

نہیں۔تم اپنی حماقت سے دلیری کر کے علم پر اس قدر بڑا بار ڈالتے ہو۔اگر یہ بتنگڑ علم کے کان میں پڑ جائیں تو اسے تمہاری حماقت پر ہنسی آئے گی۔تم کہتے ہو کہ "علم مثبت ہے، نافی ہے، آمر ہے، ناہی ہے۔" غریب علم کے ہونٹوں پر اتنے بڑے اور بھاری الفاظ رکھ دیتے ہو۔عزیزو! علم ان تمام مسائل میں سے نہ کسی کا اثبات کرتا ہے نہ انکار۔

[علامہ شبلی نعمانی کی کتاب "علم الکلام اور الکلام" سے ماخوذ باختصار]

علامہ نعمانی ؒ کی یہ تحقیق نہایت قابل قدر ہے۔البتہ مذکورہ بالا اقتباس کا پہلا حصہ **محل نظر** تھا:

"دیکھنا چاہیے کہ سائنس کو مذہب سے کیا تعلق ہے۔سائنس جن چیزوں کا اثبات یا ابطال کرتا ہے، **مذہب** کو ان سے مطلق سروکار نہیں:

- عناصر کس قدر ہیں؟
- پانی کن چیزوں سے مرکب ہے؟
- ہوا کا وزن کیا ہے؟
- نور (روشنی) کی رفتار کیا ہے؟
- زمین کے کس قدر طبقات ہیں؟

یہ اور اس قسم کے مسائل سائنس کے مسائل ہیں، **مذہب** کو ان سے کچھ سروکار نہیں۔"

یہ بات "خود ساختہ مذاہب" کے حوالے سے درست ہے؛ لیکن "الہامی مذاہب" کے حوالے سے محل نظر۔

دین اسلام کا سائنسی علوم سے تعلق:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین وآسمان کی ہر چیز ہمارے لیے مسخر کر دی۔ارشاد الٰہی ہے: ﴿اللّٰهُ الَّذِی خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَأَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِأَمْرِهٖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهٰرَ ۝ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَیْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ ۝ وَآتٰكُم مِّن كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ وَإِن تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوهَا إِنَّ الْإِنسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ ۝﴾ [ابراهيم ۳۲-۳۴] "اللہ وہ ذات ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو وجود بخشا اور آسمان سے پانی اتارا، پھر اس کے ذریعے پھلوں میں سے تمہارے لیے روزی نکالی اور تمہارے لیے ایسے جہاز قابو میں کر دیے جو سمندر میں اس کے